حضرت مولانا محمد حسن جان۔ استاذ حدیث
دارالعلوم حقانیہ

تبصرۂ کتب

مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی شرح ترمذی معارف السنن

ناشر: ایچ۔ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک۔ کراچی
صفحات ۵۰۷، دوسرا ایڈیشن، قیمت ۴۵ روپے، عربی ٹائپ مجلّد ڈسٹ کور۔

جامع ترمذی شریف کو تمام کتب حدیث اور خصوصاً صحاح ستہ میں اپنی افادیت، جامعیت اور علوم و مسائل کے اعتبار سے محدثین کرام کے نزدیک فوقیت اور برتری حاصل ہے۔ عام امتیازی صفات جو بقیہ صحاح ستہ، بخاری شریف، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ میں موجود ہیں، ان کے علاوہ جامع ترمذی شریف میں ایسی خصوصیات بھی ہیں جو بقیہ صحاح ستہ میں نہیں مثلاً ہر مسئلے میں فقہائے کرام کے مذاہب نقل کرنا، ہر حدیث پر حکم لگا دینا، متعلقہ مسئلے میں ذخیرۂ احادیث کی طرف اشارہ کرنا، راویوں کے نام وغیرہ حالات ذکر کرنا، ایسی صفات اور خصوصیات ہیں، جن کے سبب جامع ترمذی شریف مقبول خاص و عام اور علماء کرام کا مرکز توجہات بن چکی ہے۔ ان مجموعی فوائد کے اعتبار سے جو بقول امام ابن العربیؒ چودہ علوم ہیں مدارس اسلامیہ میں کافی اہتمام کے ساتھ پڑھائی جاتی ہے۔ خود امام ترمذیؒ المتوفی ۲۷۹ھ اپنی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے یہ کتاب حجاز، عراق اور خراسان کے محدثین اور علماء کرام کو پیش کر دی، تو سب بہت خوش ہوئے اور داد و تحسین دینے لگے۔ اور فرماتے ہیں کہ جس گھر میں یہ کتاب پڑھی جاتی ہو تو گویا کہ ان کے ہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خود کلام فرماتے ہیں۔ کیونکہ یہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زرین کارناموں اور مبارک اقوال ہی کا مجموعہ ہے۔

اس افادیت اور جامعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے، بلاد اسلام' اور تقریباً ہر دور میں اس کتاب کی شروح لکھی جا چکی ہیں۔ مگر ہمارے اس دور اور پاکستان میں جامع ترمذی شریف کی نئی شرح "معارف السنن" قدیم اور جدید شرحوں میں ممتاز مفید اور جامع ہے۔ یہ شرح یگانۂ عصر محدث اعظم استاذ العرب والعجم حضرۃ الشیخ السید محمد یوسف البنوری رحمۃ اللہ تعالیٰ ونور اللہ تعالیٰ مرقدہ وافاض علی ضریحہ شآبیب

مغفرتہ و کرمہ و احسانہ۔ کی ہے، جو حال ہی میں راہیٔ دارِ بقاء اور واصل بحق ہو گئے۔ اور عالمِ اسلام کے لئے دوسری تصانیف و مآثر کے علاوہ یہ عظیم شرح بھی صدقات جاریہ میں چھوڑ گئے۔ اپنے وطن پاکستان کے علاوہ باہر دنیا اور خصوصاً مشرقِ وسطیٰ میں مرحوم اپنے نام نامی اور علوم و معارف کی بنا پر بہت مشہور ہیں۔ مولانا مرحوم نے یہ شرح بڑی عرق ریزی اور جانفشانی اور ایک طویل مدت میں لکھی ہے۔ جو صرف مناسک حج و عمرہ تک چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اور یہ چھ جلدیں مولاناؒ کی حیات میں ان کے اہتمام میں طبع ہو چکی ہیں۔ معارف السنن کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

۱۔ یہ شرح حضرۃ الشیخ محدث الہند الاکبر مولانا السید محمد انور شاہ الکشمیریؒ شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند کے افادات و تقاریر کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ جو فنِ حدیث کے امام اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بعد ہندوستان کے سب سے بڑے محدث گذرے ہیں۔

۲۔ تمام سابقہ شروح کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔

۳۔ ہر بحث میں متداول کتابوں کے علاوہ نادر کتابوں کے حوالہ جات نقل ہیں۔

۴۔ زیادہ تحقیق کرنے والوں کے لئے ہر مسئلے کی اخیر میں کتابوں کی بڑی فہرست اور ان کے ابواب و صفحات کی وضاحت ہے تاکہ مزید بحث اور تحقیق میں مراجعت کی آسانی رہے اور تخصص کرنے والوں کیلئے مشعلِ راہ ہو۔

۵۔ ہر مذہب کی نقل کیلئے مذہب کی اصل کتابوں سے عبارات نقل کی گئیں ہیں۔ اور صرف دوسروں کی نقل پر اعتماد نہیں کیا گیا ہے۔

۶۔ ہر مسئلے میں اعتدال کی راہ، افراط و تفریط کے درمیان اختیار کیا گیا ہے۔ اور افراط و تفریط کرنے والوں کا علمی اور تحقیقی محاسبہ کیا گیا ہے۔

۷۔ مذہب حنفی کی تحقیق پر خصوصی توجہ دی گئی ہے، جو کتاب کا طرۂ امتیاز ہے اور احناف پر بڑا احسان ہے۔

۸۔ بعض غیر مقلدین جو تعصب اور تنگ نظری کی بنا پر مذہب حنفی پر بعض مسائل میں اعتراضات کئے گئے ہیں ان کو مدلل اور منصفانہ اور مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔

۹۔ علم حدیث کے جو اہم اور مشکل مباحث ہیں ان کی ایسی مفصل تحقیق کی گئی ہے۔ جو کسی دوسری کتاب میں آپ کو ایک ہی جگہ میں نہیں ملے گی۔ مثلاً مطبوعہ شرح میں اصول خمسۂ احناف —— محو الذنوب بالاعمال۔ مسئلہ طہارۃ المیاہ۔ مشکل مباحث استحاضہ، تیمم،

استقبال القبلۃ ، مواقیت الصلوٰۃ ، قراءۃ خلف الامام اور رفع الیدین اور مسئلہ دستریہ ۔ تینوں مباحث مستقل رسالے ہیں ، زکوٰۃ الزروع ، تحقیق الہ اورمباحث حج وعمرہ وخصوصاً قران اور ان کے ساتھ حقیقت روح دیگر مسائل متعلقہ فلسفہ جدید وقدیم وغیرہ ایسے مفصل بیان کئے گئے ہیں کہ ہر ایک کو مستقل ایک رسالہ کہا جا سکتا ہے ۔

۱۰۔ حضرۃ الشیخ البنوریؒ چونکہ عربی ادب کے ایک بلندپایہ ادیب تھے اس بنا پر ان تمام مباحث اور پوری شرح کو ایسی اعلیٰ اور معیاری عربی زبان میں لکھ چکے ہیں جو اپنی سلاست ، فصاحت و بلاغت اور اعلیٰ اسلوب اور مؤثر انداز میں بے نظیر ہے ، اور عربی ذوق رکھنے والے حضرات ایسی خالص علمی اور تحقیقی کتاب کے مطالعہ سے سیر نہیں ہوتے ۔

پیش نظر جلد کتاب کی جلد اوّل کا دوسرا ایڈیشن ہے جسے ایچ سعید کمپنی نے بڑی عرق ریزی سے طبع کیا ہے اور اب دوسری مجلدات کی طباعت کا پروگرام ہے ۔

کتاب کے معنوی حسن کے ساتھ طباعت کی عمدگی ، ٹائپ عربی رسم الخط اور معیاری کاغذ میں منظر عام پر آجانے سے ظاہری حسن میں بھی از حد اضافہ ہوا ہے ۔

زبان ناطقہ در وصف حسن اولال است
چہ جائے کلک بریدہ زبان بیہودہ گو است

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس عظیم شرح کو قبول فرما کر مسلمانوں کے لئے ذریعہ رشد و ہدایت اور مؤلفؒ کے لئے باقیات صالحات اور ذخیرۂ آخرت بنا دے ۔ آمین ۔

بقیہ : مولانا بنوریؒ

وکلاء کے طبقہ پر خاص اثر تھا ۔ عبدالرب نشتر مرحوم اور مسٹر پیر بخش وکیل دونوں ان کے درس قرآن میں حاضر ہوتے تھے ۔ اس زمانہ میں موجودہ خان عبدالقیوم خان کا سوائے اہل محبوب کے اور کوئی ہم نشین نہ تھا ۔ اور نہ دین کے ساتھ ان کا کوئی تعلق تھا ۔ لیکن پیر بخش اور عبدالرب نشتر دونوں اسلامیات کا مطالعہ رکھتے تھے ۔ اس زمانہ میں پروفیسر تمیور اسلامیہ کالج کا وائس پرنسپل تھا ۔ یہ قادیانی تھا اور مرزا بشیر محمود کا رشتہ دار ۔ ان وجوہات سے پشاور شہر میں قادیانیوں کا خاص اثر بڑھ گیا تھا ۔ ان حالات میں ہم نے جمعیت علماء سرحد کی تشکیل مولانا یوسف مرحوم کے ماموں مولانا فضل حمدانی کے اشارہ پر کی ۔ مولانا عبدالرحیم پوپلزئی جمعیت علماء صدر اور مولانا فضل حمدانی اس کے ناظم تھے ۔ (باقی آئندہ)